برباد نہ جائے گی کدورت
کیا کیا تری خاک اوڑائینگے ہم

شور میکش

باہتمام وزیر علی مہتمم و مالک
مطبع فخر نظامی حیدرآباد طبع گردید

شور پیکش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحبا عشق اے مرے آقا
اے مرے پیشوا مرے مولا

اے خداوندا اے مرے معبود
اے مرے قبلہ اے مرے مسجود

میرے ہر درد کی دوا ہے تو
مین ہون بندہ میرا خدا ہے تو

نغمۂ کن سنا دیا تو نے
سوتا فتنہ جگا دیا تو نے

کنت کنزاً ظہور تیرا ہے
ذرہ ذرہ مین نور تیرا ہے

تو گداؤن مین شاہی کرتا ہے
اور بتون مین خدائی کرتا ہے

تو ہی اقرب تو ہی ہے حبل ورید
چشم عشاق کی تو ہی ہے دید

جلوہ گر ہے تو ہی حسینو نمین
ماہتاباں ہے مہ جبینون مین

تجھ سے پیدا سرور آنکھو نمین
دل مین ہے درد نور آنکھو نمین

ہے ترے دم سے میرا دل آباد
مین ہون شاگرد تو میرا استاد

جو تو کہتا ہے وہ مین کرتا ہون
بے نیازی سے تیرے ڈرتا ہون

تو میرا دین میرا ایمان ہے
سچ تو یہہ ہے کہ تو میری جان ہے

آ بٹھاؤن مین تجھکو آنکھون پر
سجدے لاکھون کرون بچشم تر

جب سے تن مین بنا لیا مسکن | ہو گئی شمع دل مین اک روشن
سب مین اور سب سے ہے نرالا تو | بنکے بیٹھا ہے پتلی والا تو
سجدہ عالم تیرے پٹاری مین | پیدا ہوتے ہین اک اشارے مین
باندہا ہر اک کی تار گردن مین | تو ہے عالم کے ہار گردن مین
شکل محبوب کی بناتا ہے | تو ہی عشاق کو نچاتا ہے
روز و شب یہہ ہی کام ہے تیرا | دیکھتا ہے تماشا تو اپنا
کرتا ہر ڈہنگ سے ہی جلوہ گری | بنکے آتا ہے گہ بشکل پری
کبھی مفتون وست بن بیٹھا | کبھی مجنون ہو کے چل نکلا
تو نے دوزخ بنا دیا دل کو | ابھی آتش لگائی محمل کو
مست و بیخود بنا دیا مجھکو | جام کیسا پلا دیا مجھکو
تو ہی پیر مغان تو ساقی ہے | دیدے للہ کچھہ جو باقی ہے

ساقی نامہ

آؤ ساقی دکھاؤ جوبن کو | مست آئے ہین در پہ درشن کو
او میرے چلبلے او متوالے | او میرے لاڈلے او نشیالے
در میخانہ کہو لدو صاحب | خم مین جتنی ہو تو لدو صاحب
بیٹھو مسند پر اب ذرا او ٹہکر | یہہ صبوحی کا وقت جا نہ گذر
طوف میخانہ کی تمنا ہے | ایک پیمانہ کی تمنا ہے
دین و ایمان دینے آئی ہین | تجھسے اک جام لینے آئے ہین
سنکے آئے ہین تیرا میخانہ | سر ہے حاضر یہہ لیجے نذرانہ
وہ پلاوے جو تو نے خود پی ہو | یا کہ جہوٹی بچی کسی کی ہو

مست و مدہوش کردے ایساقی
خم کے خم آگے دہر دے ایساقی

دیدے وہ آتشین جو منہ کو جلائے
آگ لگ جائے جسم سب پہونک جائے

سنکھیا ڈالکر جو کھینچی ہو +
جسکو ابتک نہ تو نے بیچی ہو

کسی عاشق نے پیکے چہوڑی ہو
مست علوی کے منہ کی جہوٹی ہو

اوسکی تلچھٹ بھی خوب ہے واللہ
ایک جرعہ مین ہو فنا فی اللہ

ایک قطرے مین جسکے ہے وہ تاب
لاکہہ میخانے ہون ابھی غرق آب

جسکی میکش کو بو سنگہائی ہے
جو کہ فردوس سے منگائی ہے

مجھکو بھی ہے اوسیکی مشتاقی
ڈالدے اوک مین جو ہے باقی

داستان ایک غم کی لایا ہون
آج تجھکو سنانے آیا ہون

آغاز داستان

اک جگہہ ہند مین ہے رشک چمن
نام مشہور جسکا تھانہ بہون

حضرت عشق وانپہ ہین آباد
کوئی سنتا نہین وہان فریاد

وان ہر اک دن ہی دن قیامت کا
ہر گہڑی سامنا ہے آفت کا

وان حسینون کی وہ بن آئی ہے
حضرت عشق کی خدائی ہے

دل کے داغون سے رہتا ہے گلزار
آہ و نالہ سے بہر رہا بازار

وہان سیلاب اشک جاری ہے
اور بگولون پہ وان سواری ہے

شمع روشن ہین گرم آہون کی
سیر ہوتی ہے وان نگاہون کی

چشم عشاق کا ہے فرش رہ
پہرے والے ہین غم کے استادہ

بیوفائی کا وان پہ ہے شحنا
دزد ہین دلبران فتنہ زا +

غمزہ و ناز کے ہین بازاری
عشق بازی ہے جانکی باکاری

حسن کی پونچی وان ہی ایسی گران — کوئی بیعانہ مین نہ دے ایمان
دل کی تو وا نیہ کچھہ بھی قدر نہین — ٹہوکرون ہی مین زندہی مین کہین
مین عدم سے جو اس جگہہ پہونچا — حضرت عشق کا مرید ہوا
عشق بازی سکہائی حضرت نے — جان گذاری سکہائی حضرت نے
ننگ و ناموس سے کیا آزاد — دل مین درد و بلا سے گئے آباد
عیش و آرام سب حرام ہوا — عشق بازی بس اپنا کام ہوا
روز و شب دہوم ہم اوٹہانے لگے — ماہرویون کے گہر پہ جانے لگے
ہوکے بیخوف دل لگانے لگے — ہر طرح سے مزے اوڑانے لگے
جب حسین دل پہ پاگئے قابو — لگے پہونچانے رنج ہر پہلو
پہر تپنگے مجہے لگانے لگے — نار ہجران سے دل جلانے لگے
دل مرا جب کہ تاب لا نہ سکا — ایک گوشہ مین چہپ کے بیٹہہ رہا
یاد مرشد مین دل بہلتا تہا — ہوتا جب مضطرب ٹہلتا تہا
آشنا سب وہان پہ آتے تہے — ہر طرح سے مزے اڑاتے تہے
حضرت عشق نے نہ چین دیا — تازہ اک قصہ اوپیش کیا

عشق کی کارسازی

ساقیا جام دے مجہے بہر کر — پہر میرے سر مین آگیا چکر
ایکدن ایک یار سیمین تن — ہوتا ہے اسطرح سے آتش زن
جسکی آمد کا تم سے تہا مذکور — آج وہ آگیا ہے غیرت حور
پہلے جسکا یہان نہ مسکن تہا — آجکل رڑکی مین ہی گہر اوسکا
میرے گہر پہ ہوا ہے وہ مہمان — رکہتا ہی آپ سے بہی کچہہ پہچان

سنتے ہی درد دل مین اک اٹھا — مین بھی مشتاق دیکھنے کا ہوا
جب بڑھا انتظار حد سے سوا — ہو کے بیچین مین ٹہلنے لگا
وقت مغرب قریب جب آیا — سیر کرنیکو گھر سے وہ نکلا
چوک مین جب ہوا وہ جلوہ گر — خود بخود لڑ گئی نظر سے نظر
خرمن عیش پر گری بجلی — جبکہ مین نے مزاج پرسی کی
آگ وہ چند لگ گئی تن مین — پہلے بھی دیکھتا تھا لڑکپن مین
ابتو وقت شباب آپہونچا — نیزہ پر آفتاب آپہونچا
چال سے ہر طرف تھا حشر بپا — بجلی گرتی تہی جب وہ دیکھتا تہا
دیکھنے آتے اسکو گرسوسی — لن ترانی جہی سنا دینا
مصحف رخ پہ جسکی پڑتی نظر — لاالہ وہ کہتا تھا اوٹھکر
داغ چیچک وہ رخ پہ تھے سیپارے — ایک قرآن مین جیسے سیپارے
وہ قیامت کی چال بانکی ادا — دل فرشتونکا جسپہ لوٹ گیا
آنکھہ مین سرمے کا وہ دنبالا — جسنے لاکھون کو زخمی کرڈالا
وہ ہوین کر رہی تہین جلوہ گری — تیغ ہو اصفہان کی جیسی کھری
مجھپہ تیر مژہ کا وار ہوا + — مرغ دل میرا جہٹ تنکا رہوا
دل زخمی کو مین بغل مین دبا — اپنے بستر پر آکے بیٹھ رہا
ولولے دلمین پیدا ہونے لگے — ڈھانپ کر منہ کو ہم بہی رونے لگے
اوڑ گئی دم مین سب وہ تاب وتوان — بیکلی کہتی تہی ہے صبر کہان
آتش ہجر دل جلانے لگی — ہونکر خود جگر کو کھانے لگی
بیقراری یہہ کہتی تھی کہ چلو — ضبط کہتا تہا اونکو آنے دو
ہجر مین جب نہ چین کچھہ پایا — اس غزل کو زبان پہ مین لایا

غزل

اے مسیحا تیری دہائی ہے
اب تو لب پہ جان آئی ہے
کسنے تصویر کھینچی ہے تیری
کس کے ہاتھوں کی یہہ صفائی ہے
شمع رو کچھہ خبر نہ لی تو نے
ہمنے فرقت مین جان گھلائی ہے
نہ رہے ہوش دین و دنیا کے
خوب ساقی نے مے پلائی ہے
رو دیا خون ہمنے یہہ سنکر
آئین کیونکر حنا لگائی ہے
جب سے سر ہو گیا جدا تن سے
فیصلہ ہو گیا صفائی ہے
اپنے در پہ جو دیکھا مینکش کو
بولے کیون تیری موت آئی ہے

کشش دل کی چھیان

ساقیا ایسا جام دے بھر کر
دل مین ہو جائے جس سے پیدا اثر
جذب دل یون اثر دکھاتا ہے
شیشہ مین اک پری کو لاتا ہے
وہی صاحب تھے جن کے وہ مہمان
لیکے ہمراہ ہو سے اونکو یہان
آگئے میری دکان پہ بیٹھہ گئے
باتین کچھہ کچھہ کہین کی کرتے رہے
قہقہے ملکے وہ اوڑاتے رہے
ہم بھی سینہ پہ زخم کہاتے رہے
حضرت دل نے رنگ کھلائے
بات اک یہہ زبان پہ وہ لائے
کچھہ دنون ہے یہان پہ انکا قیام
پڑھنے آیا کرینگے تم سے مدام
گرچہ مجھکو شعور اتنا نہ تھا
حضرت دل نے کہدیا اچھا
خود بھی بولے کہ ہان پڑھایا کرو
کہا مین نے کہ آپ آیا کرو
گلستان لیکے کی جو بسم اللہ
ایسا بسمل کیا خدا کی پناہ
منت مرخدا جو اوسنے کہا
منہ کو حیرت زدہ مین دیکھتا تھا

معنی لفظ کیا مین بتلاتا — دید مین خال و خط کی خود گم تہا
ایسا کافر تہا سخت وہ جلاد — ہوکے شاگرد بنگیا اوستاد
دلکو قبضہ مین اپنے ایسا کیا — ایک دم بہی نہ مجہکو چین دیا
ناز و غمزے مجہے دکہانی لگا — دل مرا ہرطرح جلانے لگا
مجہسے ہر بات پر بگڑجاتا — کرتا مین منتین تو دہمکاتا
جہان جاتا وہ وان مین جاتا تہا — مجہکو اکدم نہ چین آتا تہا
رات بہر رہتا اوسکے در پہ پڑا — ہوتی جب صبح ساتہہ لے آتا
خاک اسطرح سے اوڑائی تہی — آبرو خاک مین ملائی تہی
ایکدن شام کو وہ گہر کو چلا — مین بہی ہمراہ اوسکے جانی لگا
راستہ مین بگڑکے وہ طرار — آخرش لب پہ لایا یہہ گفتار
ہے مجہے کار ابتو جائیگا — اور کچہہ دیر بعد آئیگا
ہم بہی بیٹہک مین اب نہ جائینگے — گہر سے فارغ ہوے تو آئینگے
بگڑی حالت میری یہہ سنکے کلام — مین نے پہر ضبط سے لیا دل تہام
اک عزیز اور انکا ساتہہ مین تہا — رحم کہا کر مجہے بلانے لگا
مین کچہہ اصرار کرکے لوٹ آیا — حضرت دل سے روکے کہنے لگا
گہر پہ نا قدرون کے نہ جائینگے — اب یہان پہ کبہی نہ آئینگے
ایسے جینے سے ہے یہی بہتر — کہین جنگل مین مرہین چلکر
سینہ کوبان مین وانسے آتا تہا — روتا تہا اس غزل کو گاتا تہا

غزل

مجہہ سے کیون ہوگئے خفا صاحب — کچہہ تو بتلایئے خطا صاحب

تمہہ مین جان دیچکا صاحب
کاٹ لونگا ابھی گلا صاحب

تجھسے کہتے ہو کیا ہوا تجھکو
آپ کو کہئے کیا ہوا صاحب

تھی بقا آپ کی فنا میری
تم سے بنے مین بگڑ گیا صاحب

دیکھتے ہی تمہاری تیغ کا خم
گھٹ گیا تھا میرا گلا صاحب

بنکے بت آپکا نہ کچھہ بگڑا
مجھکو کافر بنا دیا صاحب

وہم مین کیون پھنسے ہو چارہ گرو
عشق کی ہے کہین دوا صاحب

ہمنے رکھا حجاب مین تمکو
تمنے پردہ اوٹھا دیا صاحب

بنگئے تم ہمارے سر کے تاج
ہم تمہارے ہین خاک پا صاحب

بود کسکی ہے آپ کے آگے
کون تمپر نہ مرمٹا صاحب

کیسی سستی ہوی ہے بیکس کو
کیا اوسے کچھہ پلا دیا صاحب

غرض اسطرح روتا چلاتا
گرتا پڑتا دوکان تک پہونچا

درد فرقت نے جب نہ چین دیا
دل نالان نے اپنے جی مین کہا

انکو کیونکر یہان پہ بلواؤن
کسطرح سے یہہ حال دکھلاؤن

جذب دل گر ہے تجھمین کچھہ بھی اثر
ہو میرے درد کی اب انکو خبر

دل کو باتین یہی سنانے لگا
لیکے اپنا ستار گانے لگا

خود ہی گاتا تھا خود ہی روتا تھا
داغ دل کو مین اپنے دہوتا تھا

حضرت عشق سے یہہ تھی فریاد
کیون سے مجھے اسطرح کیا برباد

دل کو دوزخ بنا دیا تونے
سر سے پا تک جلا دیا تونے

حال جب اسطرح ہوا برہم
ہوگئے جمع آکے سب ہمدم

وہ ستم کیش بہی بجلوہ گری
آگیا جیسے اوڑ کے آئی پری

منہہ کو حیرت سی میرے تکتا تہا
کچہہ سماں آکے بندہ گیا ایسا
اضطرابی نے بہت زور کیا
پہنک کر ہاتہہ سے مین اپنی ستار
نکلا جنگل کو ہنسکے دیوانہ
ہو گیا اوس صنم کے دل مین اثر
بہاگا مین اسطرح خدا کی پناہ
برف گرتا تہا گو کہ جاڑے سے
ہم نشین تہے بہت سے پیچہ دوان
مجہکو جوش جنون اوڑاتا تہا
غار اک آیا راہ مین ناگاہ
کودا اوسمین جبہی میرا دلبر
رحم کہا کر کہا کہ ہوش مین آ
تہی نہ سیکش تمہاری اتنی خبر
یہہ بہی سنکر نہ ہوش جب آیا
پیچہے یارون کا ایک مجمع تہا
پکڑ لیا کہ بہاگنے نہ دیا
ہوش مین لا کے مجہکو وہ دلبر
وصل مین بہی نہ مجہکو چین ملا
صبح کو اوٹہہ وہان سے کرتا آہ
یار کچہہ دہونڈتے پہرے شب بہر

سن رہا تہا وہ جو مین بکتا تہا
مجہکو جو دیکہتا تہا روتا تہا
اور اک یار نے بہی چہیڑ دیا
پہاڑ کے کپڑے بدن کے سب یکبار
آیا خوش میرے دلکو ویرانہ
دوڑا پیچہے میرے جبہی اوٹہکر
نظر آتا نہ تہا مجہے سر راہ
میرے تن سے نکلتے تہے شعلے
تہا زبان پر ہر اک کی شور و فغان
مین کسیکے نہ ہاتہہ آتا تہا
اوسکے اندر گرا مین بہر کے آہ
سینے سے جہٹ لگا لیا آکر
ہمنے تیرا تماشا دیکہہ لیا
ہے فدا جان اب میری تجہپر
پہر تو وہ سیمتن بہی گہبرایا
دوڑ کر مجہکو سب نے گہیر لیا
شور و غل مین بہت سا کرتا رہا
لیگیا پہر وہان سے اپنے گہر
بیکلی نے نہ شب کو سونے دیا
پہونچا جنگل مین پہر بحال تباہ
خوب رسوائی ہو گئی گہر گہر

کوئی کہتا تھا کیا ہوا تجھکو
کسنے ایسا بنا دیا تجھکو

آبرو خوب ہی ہوئی برباد
پر زبان پر نہ تھی میری فریاد

آکے جنگل مین سب نے سمجھایا
لیگئے اور دکان پہ بٹھلایا

کہا یارون نے ہوش مین آؤ
اب نہ اپنی کو آپ رسوا کرو

مر رہے ہو اکڑکے جاڑے سے
پہنئے گا یہہ اچھے کپڑے

ایسی باتین مین سنکے رونے لگا
داغ سینے کے اپنے دہونے لگا

آخرش مجھکو کپڑے پہنائے
خوب سمجھائے ہوش مین لائے

اوس پریرو نے آکے کام کیا
باتین وہ کین کہ دل کو تھام لیا

فلک کی نیرنگیان

ساقیا بیکلی ہوئی دل کو
کوئی برہم کریگا محفل کو

پھر فلک نے یہہ رنگ کھلایا
قاصد اون کے مکان سے آیا

لئے ہمراہ توسن طرار
آکے اوس نے کیا یہی اظہار

لیجئے اب یہان سے راہ وطن
ایک مدت سے ہے وہ خالی چمن

آکے اوس دلربا نے مجھسے کہا
اب مین اپنے وطن کو جاؤنگا

سنتے ہی سکتے کا ہوا عالم
گر پڑا میرے سر پہ کوہ غم

رہ گئے مین نے گلے سے لپٹایا
اور یون منتون سے سمجھایا

داغ دوریکا دے چلے صاحب
صبر و آرام لیچلے صاحب

ادہر سے مین اون کے ہو گیا ہمراہ
ساتھہ جاتا تھا کرتا نالہ و آہ

حال جب ہو گیا میرا مضطر
عرض کی مین نے پھر بچشم تر

کچھہ تو فرمایئے ذرا دلبر
جئیگا کسطرح یہہ خستہ جگر

مسکراکر کہا کہ گھر جاؤ + یاد رکھین گے ہم نہ گھبراؤ
خط پیا پے لکہین گے ہم واللہ ہے تمہاری ہماری دلمین جگہہ
ایک شادی ہے اوسمین آئینگے آپ سے پھر بھی ملکے جائینگے
اتنا کہتے ہی ہو گیا وہ روان میرے تمین رہی نہ باقی جان
یہہ جدائی عجب ہے قہر و بلا جانتا وہ ہے جسکا دل ہو جلا
درد دوری نے جب نہ چین دیا خط پہ خط مین ہی انکو لکہنے لگا
جب وہان سے نہ کچہہ جواب آیا ہوکے مجبور پھر یہہ نامہ لکہا

نامۂ فراق

راحت جان اے پری پیکر اے مرے دلربا و لخت جگر
اے ستم کیش اے مہ کنعان اے مرے درد وے مرے درمان
دلکو مشتاق کر دیا تو نے ہاے کیا اسمین پھر دیا تو نے
جب سے تم اوس طرف گئے جانی ہو گئی سخت مجھکو حیرانی
تم ہی سمجھے ہو گے جیتا ہے خاک جیتا ہے خون پیتا ہے
بیٹھے بیٹھے وہ باتین یاد آئین پہر ہی افسوس ہم نہ سمجہائین
جس جگہہ بیٹھتے تھے تم آکر سجدے کرتا ہون لاکھون واں جاکر
یاد کر تیرے ابروے خمدار پھیرتا ہون گلے پہ مین تلوار
یاد کر چاندسی وہ پیشانی داغ کھاتا ہون سینہ پر جانی
یاد آتا ہے مسکرانا ترا تیغ مصری سے دل اوڑانا ترا
آنکھون مین بس رہی ہے وہ صورت اور وہ گوری گوری سی رنگت
وہ تجلی تمہارے چہرے کی مجھکو بیہوش جو بناتی تھی

اور وہ طوبیٰ سا قد تیرا موزون
وہ تیرا بات پر بگڑ جانا
خواب سی ہو گئی یہہ سب باتین
روز و شب یونہین روکے مرتا ہون
داغ دوری ستا رہا مجھکو
آپ کو گر یونہین جلانا تھا
مہر و الفت کی بو نہین ہم مین
خط کے لکھنے مین کیا کیا وعدی تھی
دیکے دل تمکو کیا لیا ہمنے
ہم تو سمجھے تھے کچھہ نباہو گے
دیکھو ایجان جان نہ تڑپاو
چار دن ہے بہار گلشن کی
ایسا گل کونسا شگفتہ ہے
شب ہر ایک چاندنی نہین ہوتی
کوئی دم کی یہہ زندگانی ہے
پھر مکرر یہہ عرض سن لیجے
سلسلہ ہے یہہ اک تسلی کا
دل ہمیشہ ہی دیکھو ٹوٹ نہ جاے
سب یہان چند دن کی ہین مہمان
یادگار زمانہ ہین ہم لوگ
خط میرا جب یہہ اون کے پاس گیا

جس پہ دل میرا ہو رہا مفتون
اور میرا منتون سے بہلانا
دکھہ مین کٹتی ہین اپنی اب راتین
دن جو ہین زندگی کے بھرتا ہون
غم فرقت گھلا رہا مجھکو
پہلی ہی ہمکو یہہ جتانا تھا
دل لگانے کی خو نہین ہم مین
ایک بھی وہ نہین ہوی سچے
اپنا سینہ جلا لیا ہمنے
یہہ نہ جانا تھا یون رلاؤ گے
حسن مہمان ہے سمجھہ جاؤ
پھر خزان بھی ہی سر پہ آن لگی
جسکو توڑا نہین ہے گلچین نے
کب ہر اک سیپ مین بنے موتی
ٹوٹا جب بلبلا تو پانی ہے
جلد اسکا جواب لکھد تجے
ورنہ کب درد دل سے کم ہوتا
شیشہ ہی ہے سنبہلو پھوٹ نجائے
یاد رکھہ قول میرا کا اے جان
سن رکھو تم فنا ہین ہم لوگ
ہو کے رنجیدہ ایک نامہ لکھا

اوسکا مین کیا بیان کرون مضمون
دل مضطر نے پہر یہہ مجہہ سی کہا
ایسے ظالم کے آئے ہو دم مین
دل لگی کو کیا یہہ مین نے کام
ربط الفت کو مین بڑہانے لگا
پیدا ہونے لگا جو دل مین اثر
جون جون ہم پیار کو بڑہاتے رہے
ہو گیا اور بہی یہہ حال تباہ
شادی کے دن قریب جب آئے
وہ جو پہلے تہا لطف وہ نہ رہا
ہر طرح سے کیا مجہے پہر تنگ
زندگی سے جو تنگ مین آیا
مین نے دل سے کہا کہ اے نکل
قدر عاشق کی کون کرتا ہے
مین نے اس آگ مین وطن چہوڑا
پہرتا ہون اب مین کوہ اور بن مین
ہوتا فاسق تو آگ بجہہ جاتی
یا الٰہی سنجہے نہ اب یہہ جلن
تجہہ سے منکش کی اب یہی ہی دعا
ہو رگ و پے مین میری عشق روان
اپنا سب حال کہدیا تجہہ سے

جانتا ہے میرا دل مجنون
شکل کر دل لگی کی کچہہ پیدا
گہل کے مر جاؤگے یونہین غم مین
تہا اونہین مین سے اور اک گلفام
پاس اپنے اوسے بٹہانے لگا
وہ بہی کہنچ بیٹہا مجہہ سی غارتگر
صدمون پر صدمی ہی اوٹہاتے رہے
چین پایا نہ ایکدم واللہ
وہ بہی تشریف پہر یہان لائے
جو کہا مین نے اوسکا اولٹا کیا
اور ہی کچہہ بدل گیا تہا رنگ
موت نے بہی جواب صاف دیا
تجہکو بہلا سکینگے کہین آ چل
کیون یونہین روکے غم مین بڑہاتے
آشناؤن سے اپنے منہ موڑا
آگ اک لگ رہی میرے تن مین
آگ سچی تہی یہہ کہان جاتی
آتش عشق مین سنبے مدفن
عشق پر ہووے خاتمہ میرا
آتش عشق مین جلے تن و جان
اک فسانہ یہہ یادگار تجہہ سے

تیرے بندے ہین تیرے دیوانے | تیرے میکش ہین تیرے مستانے

لب پہ تیری ہے یادگار مدام
بس یہان خاتمہ ہے اور سلام

باب نمبر ۳

قلق نامہ میکش

آنکہ سے اشک اسطرح کبہی بہتے تہے
صدمے فرقت کے فلک کے نہ ستم سہتے تہے
جسکی مٹہی مین تہا دل یاس وہ گلفام نہین
ہم سے پہلے نہ کبہی چہوٹا تہا اسطرح وطن
رہتی تہی پیش نظر بلکہ نئی سیر چمن
نخل امید جو تہے پہولے پہلے رہتے تہے
کبہی یکدم کو نہ ہوتی تہی حسینون سے جدا
عیش و عشرت کے سوا اور نہ تہا کام اپنا
داغ دوری سے یہہ سینہ کبہی گلزار نہ تہا
شام اور صبح کدہر ہوتی ہے کچہہ تہی نہ خبر
جب سے دل لیکے جدا ہوگیا وہ غارتگر
مایۂ عقل مری رائگان برباد نہ تہی

یاس کے لفظ نہ یون ورد زبان رہتے تہے
اونسے ہم ہوکے جدا یہہ نہ کبہی کہتے تہے
خاک آرام ہو جب بر مین دل آرام نہین
خواب مین بہی تو نہ دیکہی شکل رنج و محن
سینہ اسطرح نہ داغون سے ہوا تہا گلشن
خار حسرت نہ یہہ دامن مین بہرے رہتے تہے
کرتے تہے بت کو بغل مین لئے ہم یاد خدا
رنج و غم درد و الم ہمنے کبہی کیون دیکہا
نرگسی چشم کا بیمار تہا بیمار نہ تہا
محو دیدار تہے ہم شکل تہی اک پیش نظر
ہوگئے عیب وہ سب جسمین تہے جو کہ ہنر
لب پہ اسطرح سے ہر دم کبہی فریاد نہ تہی

اسطرح آنکھون سی لگتی نہ تھی ساون کی جھڑی
موت یون سرپہ رہا کرتی نتھی آکے کھڑی
رعدسان نالی نہ مری کبھی ہرآن مین تھے

یون شب ہجر ستاتی نہ تھی ہمکو آکر
اسطرح بیٹھکے کب شب کو گنتی تھی اختر
شربت وصل سی لبریز یہہ کب جام نہ تھا

اسطرح دیکھوی تھی نہ کبھی کوچہ گرد
ہر گھڑی پہلو مین یون تو نہین اوٹھتا تھا درد
ہجر مین کب یہہ مصیبت تھی اوٹھائی مینے

غم فرقت نے کیا ابتو بہت حال تباہ
اُسکے ملنے کی نظر آتی نہین کوئی راہ
کشمکش مین ہون عجب جان بھی نکلتی نہین

اے نسیم سحری تو ہی یہہ لیجا پیغام
پہلے جھککر مری جانب سے کہو جاکی سلام
جان بچتی ہونیکو طیار ہی غمخوار ترا

اے ستم کیش مرے دل کے ستانی والے
برق سان خرمن ہستی کے جلانیوالے
بستر الگ گیا عاشق کا ترے خارون پر

ہجر مین رات کو راحت ہی نہین آتی ہے
یاد جب چاند سی وہ تیری جبین آتی ہے
کیا تو ظالم مری اس حال سے آگاہ نہین

گہر اشک کی زلدتی نہ تھی یادن مین لڑی
سینہ مین رہتی تھی ہردم نہ میری سانس اڑی
یار سے ہم نہ جدا اسطرح برسات مین تھے

کروٹین بدلین نہ تھین یون تو کبھی بستر پر
یار کو ہونے دیا تھا نہ جدا اک دم بھر
کام رانی کے سوا مین کبھی ناکام نہ تھا

بیٹھتے اوٹھتے بھر اکرتے تھے کب آہین سرد
خود بخود ہوگئی کیون ہاے مری رنگت زرد
عمر بھر یون نہ کبھی جان جلائی مینے

مجھکو جیتا نہین چھوڑیگا یہہ درد جانکاہ
آنکھہ مین اپنی بغیر اوسکے یہہ عالم ہے سیاہ
تیغ رکھتا ہون جو گردن پہ تو چلتی ہی نہین

شہر مین تجھکو جہان پروہ ملی گل اندام
باادب ہوکے بصد عجز یہی کرنا کلام
اے مسیحا لے وہ اب مرتا ہی بیمار ترا

اے وہ ہشیارون کو دیوانہ بنانیوالے
نخل امید کو او آگ لگانے والے
لوٹنے لگتا ہی اوٹھکر کبھی انگارون پر

دن نکل آتا ہے پہر نیند نہین آتی ہے
لب پہ سو مرتبہ یہہ جان حزین آتی ہے
سچ تو یہہ ہے کہ اثر کرتی مری آہ نہین

ایکدن وہ تہا مجہی لطف سے بلواتی تہے
وصل کی شب مین اگر آپ مچل جاتے تہے
راز کی باتین وہ کیا کیا مجہے یان یاد نہین
آپنے مجہکو وطن سے تو نکلوایا حضور
ہجر کے داغون سے سینہ مین پڑی ہین ناسور
خوف ہی پہر کہین طوفان نہ یہہ برپا کردے
ایک مدت سے غضب نامہ و پیغام نہین
تیرا عاشق ہون اری کس جگہ بدنام نہین
دل وہان جسم یہان یہہ بہی کوئی جینا ہے
دیکہہ پاتا ہون تری ڈہنگ کا جب کوئی حسین
دو قدم چلنے کی بہی رہتی ہے پہر تاب نہین
درد فرقت سے مریجان چہوڑا دو مجہکو
آپ کے یون تو بہت سے ہین صنم عاشق زار
مجہسا پاؤگے نہ ہرگز بہی کسیکو غمخوار
حکم کوئی نہ کبہی آپکا ٹالا مین نے
دایما رہتی ہے کب سے بہار گلشن
عمر بہر رہتا ہے کب جان کسیکا جوبن
حسن دو دن کا ہے یہان نہین رہتا ہے
لطف جب ہے تجہے ہو عشق کسیکا پیدا
جسطرح مین ہوا عالم مین ہو تو بہی رسوا
قدر جانباز کی اوسوقت مین پہچانوگے

پیار کرتے تہی کبہی سینہ سے لپٹاتی تہے
منتین کرتا تہا مین جب مجہے دہمکاتی تہے
ہای افسوس کہ مین بہی تمہین وان یاد نہین
دور ہون آپ سے گو دل سے بہی کیون کرتی ہو دور
چشم کا اوڑتا ہے فوارہ مرے مثل تنور
حشر سے پہلے نیا حشر نہ پیدا کردے
راغب اس ہمت کو کیون اوبت خود کام نہین
بخدا ہے ترے اکدم مجہے آرام نہین
تیر غم لاکہون ہین اور ایک مرا سینہ ہے
لوٹ جاتا ہون جگر تہام کے واللہ وہین
یونہین اک روز نکل جائیگی یہہ جان کہین
پہر کسی شکل سے دیدار دکہادو مجہکو
یہہ بہی ہان یاد رہے سارے ہین مطلب کے یار
دیکہو اک عمر سے کسطرح سے ہون جان نثار
سر کو سو بار ہتیلی پہ اوچہالا مین نے
پہولون سے بہرتا ہمیشہ نہین گلچین دامن
سب پہ آتی ہے خزان جتنے ہین عالم مین چمن
عمر بہر یہہ تو مریجان نہین رہتا ہے
اور مرے طرح سے آجاؤ کہین دل تیرا
حضرت عشق دکہائین تجہے جلنے کا مزا
خاک صحرا کی مری طرح سے جب چہانوگی

قطعہ تاریخ از مصنف

لکہی یہہ مثنوی جسوقت مین نے اضطرابی مین
تہی یہہ کہا اور یہی صورت تہا میرا اور یہی نقشا
دل مضطر نے یہہ تاریخ لکہی برمحل اسکی
کلیجا تہا مرا اپنا سنبہل میکش ستم ٹوٹا

نتیجہ فکر جناب منشی بہوگن لعل صاحب فہیم برادر مصنف ہذا ساکن تہانہ بہون

اب چہپتی ہی وہ حضرت میکش کی مثنوی
ہر سو سے طبع ہونیکی ابہو چکی ہی نوید
سن سوچئی کہہ منشی اسی کہتے ہین فہیم
واللہ یہہ فسانہ ہے مرغوب دل جدید

قطعہ تاریخ از منشی مشتاق احمد صاحب شاگرد مصنف ہذا ساکن قصبہ تہانہ بہون

انہون او ستاد نے لکہا عجائب واقعہ
ہوگئے ہین تازہ و تر جسکے سننے سے قلوب
جستجو تاریخ کی مجہکو ہوی مشتاق جب
یہہ کہا ہاتف نے ہے یہہ مثنوی عجب خوب

نتیجہ فکر از منشی رشید الدین خان صاحب عالی رقم متخلص عالی شاگرد مصنف ہذا ساکن حیدرآباد

حضرت میکش کی ہی یہہ مثنوی
جسکا ہے ایک ایک مصرع لاجواب
اسکی یون تاریخ عالی تم لکہو
شور میکش وہ چہپا با آب و تاب

نتیجہ فکر جناب منشی نصیر خان صاحب نصیر ساکن جلال آباد شاگرد مصنف ہذا

حضرت میکش نے فکر طبع سے
خوب لکہی مثنوی یہہ دلپذیر
فکر جب تاریخ کی مجہکو ہوی
آکے ہاتف نے کہا کہ اے نصیر
واقعی یہہ مثنوی ہے فی زمان
بیمثال و بیبدل و بے نظیر
۱۸۹۵ء

قطعہ تاریخ از مولوی محمد احمد صاحب فانی ساکن حیدرآباد دکن شاگرد حضرت علوی سلمہ اللہ تعالی

از نہ بحر خاطر میکش
شد برآمد چو این در نایاب
گفت تاریخش این چنان فانی
گشت مطبوع لاجواب کتاب

تمت بالخیر